

! اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

<https://www.zubinovelzone.com>

<https://www.znzlibrary.com/>

<https://www.znz.today>

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

[ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM](mailto:ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاں سب پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

[0344 4499420](https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10)

<https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10>

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

<https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone>

**WhatsApp Channel Link**

[Channel Join Now](#)

باس میں موجود ناولز یا کیٹیگری والے ناولز پڑھنے کے لئے ناول نام یا کیٹیگری نام پر کلک کریں

## Famous Youtube Novels

[Novel Name : Yaar E Sitamgar](#)

[Jaan E Aziz Novel By Dua Khan](#)

[Lams E Junoon By Zoya Ali Shah](#)

[Teri Rahguzar Novel By Kitab Chehra](#)

[Bismil Novel By Mehrunnisa Shahmeer](#)

[Shiddat E Yaar Novel By Zoya Ali Shah](#)

[Ishq E Maknoon Novel By Maryam Jutt](#)

[Saza E Ishq Novel By Shahzmeen Mehdi](#)

[Atish E Ishq An American Monster By Saleha Iqbal](#)

## Novels Categories

[Web Special](#)

[Short Novels](#)

[Long Novels](#)

[Digest Novels](#)

[Romantic Novels](#)

[Facebook Novels](#)

[Ebook Novels PDF](#)

[Youtube Novels PDF](#)

Click On The Link Above To Read More Novels / [🔗](#) / [✉](#) [0344 4499420](https://www.zubinovelzone.com/)

<https://www.zubinovelzone.com/>

مکمل ناول

ناول اعتبار

رائٹر من تشاء



دروازے پر کوئی چو تھی بار دستک ہوئی تھی۔۔۔  
کون ہے اندر آ جاؤ اب کے بے دلی سے وہ لحاف سے مجبوراً آمنہ نکال  
کے بولا تھا۔۔۔

تبھی ملازمہ اندر آئی تھی۔۔۔

چھوٹے سائیں آپکو بڑی بی بی ناشتے پر بلارہی ہیں۔  
ملازمہ نے اپنا پیغام اس تک دیا تھا اچھا آتا ہوں۔۔۔

وہ بے دلی سے پھر منہ پر لحاف کے کر لیٹ گیا تھا۔۔۔

آج آفس سے چھوٹی تھی۔۔۔

اور اسکا موڈ نہیں تھا اٹھنے کا۔۔۔

پر بی جان کی بات بھی وہ نہیں ٹال سکتا تھا اس لیے چپ کر کے اٹھا۔۔۔

گوری رنگت اور سٹائل سے کٹے بال ہلکی سی داڑھی اور خوبصورت

جسامت رکھتا تھا۔۔۔ جہاں ہر آنکھ کا وہ مرکز تھا وہیں پہ دنیا سے بے زار

تھا۔۔۔

کچھ سال پہلے اس کی شرارتوں سے سارا گھر چہکتا تھا۔۔۔

سارے گھر میں ہادی کی گونج ہوتی تھی کبھی کسی سے چھڑخانی تو کبھی

کچن میں سب کے ساتھ کو کینگ میں لگا ہوتا تھا۔

گھر بھر کی جان وی آج بھی تھا۔۔۔

پر جب سے چار سال پہلے وہ اسلام آباد سے ہو کر آیا تھا

پتہ نہیں کس کی نظر لگ گئی تھی ایک دم سے وہ گم سم ہو گیا تھا اور نا وہ  
ویسا رہا تھا آفس جلد ہی سنبھال لیا تھا اور اب خود کو اسی میں مصروف  
رکھتا تھا شور شرابے سے دور رہتا تھا  
بس آفس اور آفس سے گھریا کبھی کبھار شام کی چائے پہ سب کے  
ساتھ بیٹھ جاتا تھا۔۔۔

وہ بے دلی سے اٹھا اور شاوڑ لے کر باہر آیا تھا۔۔۔ ہلکے نیلے رنگ کی اس  
نے شرٹ پہنی اور وائٹ ٹراؤزر ہر طرح کے کپڑے اس پر سوٹ  
کرتے تھے۔۔۔

نیچے سب میز پر بیٹھے اسکا انتظار کر رہے تھے۔۔۔ اسلام و علیکم۔۔۔  
سب کو سلام کر کے وہ اپنی نشست پہ بیٹھا تھا۔۔۔ عام دنوں میں تو تم  
ہمیں وقت نہیں دیتے چھٹی والے دن تو ہمارے ساتھ کر لیا کرو ناشتہ

---

کر سی پر بیٹھتے ہی اسکی دادی۔۔۔ نے اسکے نام کھینچے تھے۔۔۔  
۔ سوری بی جان آنکھ نہیں کھولی تھی وہ بات کو گھوماتے ہوئے ہلکا سا  
مسکرا کے بولا تھا۔۔۔ سب نے ناشتہ شروع کیا۔۔۔  
ہادی تبھی اسکی بی جان (دادی) نے اسکے مخاطب کیا۔۔۔  
جی بی جان۔۔۔

بیٹا کب تک چلے گا ایسے۔۔۔  
کیا چلانا ہے اسے پتہ تھا  
وہ اب کیا بات کرنے والی ہیں۔۔۔  
۔ اور سب اسکی طرف متوجہ تھے اسکی اس بات پر اسکی ماں کی بھی نہیں  
چلتی تھی۔۔۔ اور سب کو پتہ تھا کہ وہ بی جان کی بات کو نہیں ٹالتا  
پر جب بھی وہ بات کرتی تھی وہ پھر بھی بات کو گھما دیتا تھا۔۔۔  
جو اسنڈ فیملی تھی۔۔۔ راجپوت انڈسٹری کا ایک نام تھا۔

۔ جو کے لاہور کے ایک گاؤں میں حویلی تھی جہاں انکی اپنی زمینیں تھی  
۔۔ نو کرتھے انکا اپنا گاؤں تھا۔۔ گھر میں چاچا چاچی۔۔

تایا تائی دادی ماں باپ اور سب کے بچے کزن تھے جو اکٹھے ہی رہتے تھے

۔۔۔

جہاں ہادی کے بابا نے پہلے راجپوت انڈسٹری کوہائی لیول تک پہنچایا تھا  
اب ہادی نے اپنے بابا کی جگہ سنبھال لی تھی باقی کے کزن بھی اسکے  
ساتھ ہوتے تھے پر ہیڈ کے طور پہ ہادی نے اپنے بابا کی جگہ سنبھال لی  
تھی جو کے باخوبی سنبھال ل بھی رہا تھا۔۔۔

کیا کب تک چلے گا بی جان۔۔۔

بیٹا تم نے آفس بھی سنبھال لیا ہے اور اب سب ٹھیک ہے تو کیوں ہاں  
نہیں کر رہے شادی کے لیے۔۔۔



بی جان آپکو پتہ ہے مجھے شوق نہیں ہے۔۔۔ آپ احمد بھائی کی کریں پہلے وہ مجھ سے بڑے ہیں۔

۔ اس نے خود کو بچانے کے لیے توپوں کا رخ احمد اسکے تایا زاد کی طرف کیا تھا۔۔۔ اسکی اور تمہاری اکٹھی کرنی ہے اگر دادی نہیں خوش اچھی لگتی تو پھر کہہ دو نا۔۔۔

وہ ایک دم کھاتے ہوئے رکا تھا۔۔۔ دادی یہ کیسی باتیں کر رہی ہیں تمہیں ضرورت نہیں ہے ہمیں تو ہے وہ اسکی طرف دیکھ کر بولی۔۔۔ باقی سب ہادی کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔ کیونکہ جب بی جان بولتی تھی تو انکو پتہ ہوتا تھا کس طرح بات کرنی ہے اور ہمت بھی نہیں تھی صرف انکے بڑے بیٹے کے علاوہ بیچ میں بولنے کی اس لیے سب سن رہے تھے۔۔۔۔

بی جان۔۔۔ ابھی میرا کوئی ارادہ نہیں ہے شادی کا۔۔۔

پر ہمارا ہے۔۔۔ اور آج میں نا نہیں سنو گی اپنی ماں کو اجازت دو دیکھے  
تمہارے لیے لڑکی وہ۔۔۔

میری بات کی کوئی اہمیت نہیں ہے تمہاری نظر میں جب بھی اس پر بات  
کرتی ہوں بات کو گھما دیتے ہو۔۔۔

ہمارے کوئی ارمان نہیں ہیں ایک دم وہ آبدیدہ ہو گئی یہ بات کہتے  
ہوئے۔۔۔

۔ اور ہادی جلدی سے اٹھ کے انکے پاس گیا۔۔۔ اچھا نا جیسے آپ لوگوں  
کو ٹھیک لگے کریں اب ایسے تو نہیں کریں۔۔۔

سب سے لاڈلا پوتا تھا وہ۔۔۔ ہنس مکھ خوش مزاج۔۔۔ سب کے ساتھ  
گھلنے ملنے والا۔۔۔

ایک دم اسے پتہ نہیں کس کی نظر لگی تھی یہ بات اسکی دادی کو بھی  
سمجھ نہیں آرہی تھی ہر چیز انہوں نے اپنی طرف سے کر لی تھی اسکے



صدقے اسکے لیے دعائیں۔۔۔ پر کسی کو نہیں پتہ تھا کہ ہوا کیا ہے۔۔۔  
وہ کیوں ایک دم گم سم ہو گیا ہے۔۔۔

اچھا اب روئیں مت وہ گلے لگتا بولا جیسے آپ لوگوں کو ٹھیک لگے کریں  
مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے

دادی کو چپ کرواتے ہوئے بولا تھا۔۔۔ سب ایک دم خوش ہو گئے  
تھے جو بات وہ کسی کی نہیں مان رہا تھا

آج دادی نے منواہی لی تھی

ناشتے سے فارغ ہو کر وہ اپنے کمرے میں آیا تھا اس نے کہہ تو دیا تھا سب  
کی خوشی کے لیے۔۔۔

۔۔۔ پر اسکے خود کے دل پہ کیا بیت رہی تھی وہ ہی جانتا تھا۔۔۔

گلاس اٹھا کے پانی اپنے ہونٹوں سے لگانے کے بعد پتہ نہیں اسے کیا یاد آیا تھا اور گلاس اتنی زور سے دبایا تھا کہ وہ ہاتھ میں ہی ٹوٹ گیا تھا اور خون اسکی کلائیوں سے ہوتا بہہ رہا تھا۔۔۔ اور بیڈ پہ بیٹھ کے وہ اپنے ہاتھ کو کتنی دیر ایسے ہی دیکھتا رہا اور خون نیچے گرتا رہا پھر اٹھا اور دوا کا ڈبہ نکال کے خود ہی خود کو مرہم لگایا تھا۔۔۔

ذہن بالکل ماؤف ہو گیا تھا اور پھر اپنے بیڈ ہو اوندھے منہ لیٹ گیا تھا۔

شام کی چائے پہ جیسے ہنگامہ مچ گیا تھا۔۔۔ احمد اسکے کزن کے لیے تو سب نے لڑکی دیکھ کر بات چلائی کوئی تھی۔۔۔ جو کہ تقریباً پکی ہی تھی۔

۔۔۔ پر اب ہادی کے لیے سارے سر جوڑ کے بیٹھے تھے اس کے ساتھ کون سے لڑکی کی جوڑی اچھی لگے گی۔۔۔

اس کی ماں کی تو خوشی کی انتہا نہیں تھی۔۔۔

کب سے وہ دن رات ایک لیے ہوئے تھی انہیں لگ رہا تھا کہ شاید شادی ہو جائے گی تو وہ ٹھیک ہو جائے گا پہلے کی طرح۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ اٹھا اور اپنی گاڑی نکال کے روڑ پر چلتا جا رہا تھا۔۔۔

موسم میں ہلکی ہلکی ٹھنڈ تھی۔۔۔

بادل بنے تھے اور لاہور کے موسم سے تو سب ہی واقف تھے۔۔۔

بادل ایک دم سے آتے تھے اور برسنا شروع کر دیتے تھے۔۔۔

وہ پچھلے دو گھنٹے سے اپنی گاڑی میں تیز میوزک چلا کے گاڑی کو روڑ پہ بھگا رہا تھا۔۔۔ دل اور دماغ بالکل ماؤف ہو گیا تھا۔۔۔

کے وہ کیا کرے۔۔۔

وہ کسی اور کو اپنی زندگی میں آنے کی گنجائش نہیں دے سکتا تھا۔۔۔

اسکی رگ رگ میں تو ایک ہی بسی تھی جو کے اسے ہر دل جان سے عزیز  
تھی۔۔۔

اسکی اپنی غلطی کی وجہ سے وہ دور ہو گئی تھی یہ بات اسے تبھی پتہ چل  
گئی تھی۔۔۔

۔۔۔ پر اپنی غلطی کو کیسے وہ مان کے اسکے سامنے کس منہ سے جاتا۔۔۔  
تبھی اس نے اتنا چار سال کا عرصہ گزار دیا تھا۔۔۔ اس میں اتنی ہمت  
نہیں تھی کہ وہ جا کے اس کے سامنے اپنی غلطی کی معافی مانگ لے  
۔۔۔

اسکی رگ رگ میں وہ ہی بسی تھی

اور وہ اپنی زندگی میں کبھی کسی کو گنجائش دینے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔ وہ اس کے لیے اس کی زندگی تھی پر جو کچھ ہوا تھا اس نے کبھی پلٹ کے نہیں دیکھا

اسے یہ تھا کہ جو اس نے کیا ہے وہ سب کچھ وہ برداشت نہیں کر سکی ہوگی اور چلی گئی ہوگی

چھوڑ کے پر اس کے دل سے آج تک نہیں گئی تھی۔۔

۔ کوئی ایسا دن نہیں تھا جب اس نے اسے سوچا نہیں تھا یا اس نے اسے یاد نہیں کیا تھا۔۔۔ یا پھر اسکی تصویر کو نہیں دیکھا تھا۔۔

جس طریقے سے اسے اس نے پایا تھا وہ ہی جانتا تھا۔۔

۔ اور پہلی ہی نظر میں اسکا دیوانہ ہو گیا تھا۔۔۔ تین گھنٹے کے بعد وہ گھر آیا

تو سب لان میں چاہے پی رہے تھے

اور خوش گپیاں لگا رہے تھے سب کے چہرے کی مسکراہٹ دیکھ کے وہ  
سمجھ گیا تھا کہ کس بارے میں بات ہو رہی ہے  
پر دل کو کیسے سمجھاتا جو اس میں بسی تھی اور پیل پیل مارتی تھی۔۔۔  
ہادی بیٹا۔۔۔ اندر جاتا دیکھ کے بی جان نے آواز لگائی تھی۔۔۔ جی بی  
جان۔۔۔

یہاں آؤ وہ مسکراتے ہوئے اپنے پاس بلا رہی تھی۔۔۔  
یہ ہاتھ پہ کیا ہوا ہے ایک دم سب کی نظر اس کے ہاتھ پہ پڑی تھی جو کے پٹی  
میں لپٹا تھا۔۔۔

کچھ نہیں بس وہ کانچ لگ گیا ہے وہ نظر انداز کر کے بیٹھتا ہوا بولا۔۔۔  
دھیان نہیں رکھتے نا اپنا اسکی ماں فکر سے اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولی

--



۔ ایسا کچھ نہیں ہے میری پیاری ماں۔۔۔ وہ اپنی امی کے گلے لگتا  
بولا۔۔۔

اسکے چہرے کی ادا سی کسی سے نہیں چھپی تھی۔۔۔  
اسکی آنکھوں کی ویرانی سب دیکھ سکتے تھے یہ وہ ہادی نہیں تھا جسے سب  
جانتے تھے۔۔۔

اچھا دیکھو یہ کچھ لڑکیوں کی تصویریں ہیں اسکی ماں کے تصویریں آگے  
کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ارے امی پلیز اب یہ کام آپکا ہے مجھے اس میں مت ڈالیں میں فریش  
ہونے جا رہا ہوں ڈینر پہ ملتے ہیں۔۔۔ وہ اکتاتا ہوا وہاں سے جان چھڑا  
کے اپنے کمرے میں آگیا۔۔۔

اور آتے ہی اپنے بیڈ پہ ڈھیر ہو گیا

چھوٹے سائیں کھانے کے لیے بلارہے ہیں ملازمہ نے آکر اسے کہا وہ  
شارولے کر نکلا تھا۔۔۔

اسکی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں۔۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔ سب کو سلام کر کے اپنی جگہ پر بیٹھا۔۔۔ سب نے  
کھانا شروع کیا۔۔۔

ہادی۔۔۔ احمد نے اسے مخاطب کیا۔۔۔

جی بھائی۔۔۔

اسلام آباد کا پروجیکٹ کو لیگ کی سمجھ میں نہیں آرہا ہے۔۔۔ اسکا کیا کرنا  
ہے نہیں تو بہت بڑا نقصان ہوگا۔۔۔

بھائی آپ چلے جائے یہ ضروری ہے وہاں کے پروجیکٹ کو ہم نے دن  
رات ایک کر کے کیا ہے۔۔۔

پر میں؟

مجھے تم نے سائنڈ کا کام دیا ہے اب میں وہ دیکھوں یا وہاں جاؤ وہ بھی بہت ضروری ہے۔۔۔ توحیدر کو بھیج دیں اس نے اپنے کزن چاچا کے بیٹے کو کہا۔۔۔

اسلام آباد کا نام سنتے ہی اس کی دھڑکنیں بے ترتیب ہو گئی تھی۔۔۔ کوئی نہیں جائے گا تم خود ایک بار جا کے دیکھو بیٹا اس کے بابا نے کہا۔۔۔ تمہارا ایک بار جانا ضروری ہے۔۔۔

ایک دم کھاتے کھاتے اسکا ہاتھ رکا تھا۔۔۔

میں کیسے جاسکتا ہوں یہاں کا کام بھی تو دیکھنا ہے۔۔۔

یہاں میں کچھ دن دیکھ لیتا ہوں تم جاؤ وہاں جانا تمہارا ضروری ہے پروجیکٹ پر کام کر کے جو اعتماد کا بندہ کو اسے سونپ کر آ جاؤ ایک بار تو جانا پڑے گا۔۔۔

ہاں چھوٹے بابا آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔۔ احمد نے بھی انکی ہاں میں  
ہاں ملائی۔۔۔

پر۔۔۔

پرور کچھ نہیں تم جاؤ اور دیکھو یہاں کا کچھ دن احمد ہے میں ہوں۔  
بھائی ہیں سب ہیں وہ بہت ضروری کام ہے۔۔۔  
اور اب کے ہادی کے پاس ناکی گنجائش نہیں بچی تھی  
مطلب اس کے بابا نے آڈر دے دیا تھا اور جانا بھی ضروری تھا۔  
اپنی بے ترتیب دھڑکنوں کو وہ پہلے ہی نہیں سنبھال پارہا تھا اور جانے  
کے نام سے ایک عجیب سی بے چینی تھی۔۔۔  
ٹھیک ہے وہ کہہ کے کھانا چھوڑ کے کمرے میں آگیا۔۔۔  
سمجھ نہیں آرہی تھی کیا کرے۔۔۔  
چار سال سے وہ ہر چیز کو ٹال رہا تھا۔۔۔

جب بھی کوئی کام ہوتا تھا وہ احمد کو یا کسی اور کو آگے کر دیتا تھا۔۔۔

پر اب کے ضروری تھا اسکا جانا۔۔۔

اور پھر وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھول کے باہر گیلری کی طرف آیا اور  
صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔ سب کچھ اسکی نظروں سے جیسے گزر رہا تھا ایک  
فلم کی طرح۔۔۔

اسکی مسکراہٹ اسکا معصوم سا چہرہ گورارنگ اور گہری آنکھیں پتلی سی  
ناک جب پہلی بار اس کے سامنے وہ آئی تھی وہ پلکیں جھپکانا ہی بھول گیا  
تھا۔۔۔

وہ اپنے یونیورسٹی کے لڑکوں کے ساتھ آیا تھا۔۔۔

فائنل ایئر کے امتحان دینے اور امتحان کے بعد کچھ دن وہیں رکننا چاہتا تھا۔۔۔

اسلام آباد کا سرسبز علاقہ دل کو بھانے والا تھا اس لیے وہ ایک دو ماہ کی چھٹی لے کر گھر سے آیا تھا کہ امتحان کے بعد وہ وہیں انکی اپنی کوٹھی ہے وہیں رکے گا۔۔۔

پہلے دن جب وہ اسکے سامنے آئی تھی وہ پلکیں جھپکانا ہی بھول گیا تھا سب لڑکیوں سے الگ وہ گھاس پہ بیٹھی اپنی کتابوں میں کھوئی تھی۔۔۔

اس اپنے سر پہ دوپٹے کو بڑے پیارے طریقے سے حجاب کر کے اس نے لپیٹا تھا اسکے نظر تب اس پہ پڑی جب وہ گھر کی طرف نکل رہا تھا۔۔۔



اسے شاید وقت کا احساس کی نہیں تھا کہ یونیورسٹی کا ٹائم ختم ہو چکا ہے  
وہ بس کتابوں میں کھوئی تھی۔۔۔

اوے چل یار۔۔

رک کیوں گیا۔۔۔

اسکے دوست ارحم نے اسے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں۔۔۔ چل۔۔

پر دل مڑنے کو راضی نہیں تھا۔۔۔

تم لوگ نگلو میں آتا ہوں۔۔۔

اب کدھر۔۔۔

آتا ہوں یار۔۔

وہ کہہ کے اسکی جانب بڑھ گیا۔۔۔

جہاں یونی کی لڑکیوں کی آنکھ کا مرکز بنا تھا آج وہ خود ایک حجاب پہنی  
لڑکی کی طرف خود کی بڑھ رہا تھا۔۔۔  
ایسکیوز می۔۔۔

ایک دم اس نے اپنا منہ اوپر کیا اور ہوش میں آئی اور ادھر ادھر دیکھا  
۔۔۔

پھر کھڑی ہو گئی۔۔۔  
مجھے لگتا ہے آپ کچھ زیادہ ہی کتابوں میں کھو گئی ہیں  
جو آپ کو ٹائم کا پتہ بھی نہیں چلا۔۔۔  
وہ ایک دم جزبہ سی جو گئی تھی۔۔۔  
جی جی۔۔۔

اور ہادی اپنے دل کو سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

جو کے اسے دیکھ کے سنبھل ہی نہیں رہا تھا۔۔۔ تبھی چوکیدار نے آواز دی۔۔۔

چلیں بیٹا۔۔۔

جی جی بابا وہ کہہ کے ہادی کو ایک نظر دیکھ کے وہاں سے نکل گئی۔۔۔ اور وہ ایک نظر ہی اس کے لیے زندگی تھی۔۔۔ وہ مسکرا کے اسے جاتا دیکھ رہا تھا

یہ چوکیدار کی بیٹی ہے خود ہی سے سوال کر رہا تھا۔۔۔ خیر ہے۔۔۔

نظر ہی نہیں ہٹ رہی۔۔۔ چلی گئی ہے۔۔۔ پیچھے سے ارحم نے آواز دی وہ ایک دم ہوش میں آیا۔۔۔

لگتا ہے دل میں کچھ کچھ ہو رہا ہے۔۔۔ شان نے بھرتے ہوئے کہا۔۔۔ پتہ کر کون ہے کہاں کی ہے۔۔۔

ہادی نے شان کی طرف دیکھ کے کہا۔۔۔  
اوے ہوے میر ہادی آج خود پتہ کروار ہے کون ہے۔۔۔ دونوں ہنسنے  
تھے۔۔۔

پاگل مت بن میں سیرس ہوں ہادی نے انکو دیکھ کے کہا۔۔۔ ہم کونسا  
کہہ رہے تو مزاق کر رہا۔۔۔  
وہ ہادی کی ٹانگ کھینچ رہے تھے۔۔۔  
کل مل جائے گا پتہ اب چلنا ہے کے نہیں۔۔۔ ارحم نے انہیں کہا۔۔۔  
ہاں چلو۔۔۔ رات بھی وہ دوستوں کے ساتھ باہر گھومتا رہا  
گھر آ کے اگلے پیپر کی تیاری شروع کی پر ایک منٹ نہیں تھا کے وہ اسکی  
آنکھوں کے آگے سے او جھل ہوئی ہو۔۔۔  
کتاب بند کر کے وہ ایک دم سیدھا لیٹ گیا۔۔۔

چھت پہ آنکھیں لگی تھی اس نے ٹائم دیکھارات کے تین بجے تھے

---

موبائل اٹھا کے اس نے شان کو کال ملائی۔۔۔

دو تین بار می رنگ پہ اس نے کال اٹھائی۔۔۔

ہیلو۔۔۔

ستی بھری آواز میں وہ بولا۔۔۔ یقیناً سورہا تھا۔۔۔

میری نیند حرام کر کے سالے تو سورہا ہے۔۔۔

تجھے میں نے کہا تھا اس کا پتہ نکلو اے دے۔۔۔

کہہ رہا تھا مل جائے گا صبح تک۔۔۔

حد ہے تیری ہادی۔۔۔

ابھی صبح ہو گئی ہے کیا۔۔۔

رات کے تین بجے ہیں اس کا پتہ میں کہا سے لاؤ صبح جانے دے میں  
سب معلوم کر کے بتا دوں گا۔۔۔  
مرکینے تم جیسے دوست کسی کام کے نہیں ہو غصے میں جھنجھلا کے فون بند  
کر دیا شان کی اگلی بات بھی نہیں سنی۔۔۔  
رات بھر اس کا چہرہ آنکھوں کے آگے منڈلاتا رہا۔۔۔  
پتہ نہیں کس پہر آنکھ لگی تھی۔۔۔ صبح کے دس بجے تھے۔۔۔  
جب اسکی آنکھ کھولی۔۔۔  
۔۔۔ آج ایک پیریڈ لینا تھا اس لیے جلدی سے اٹھا فریش ہوا اور یونی پہنچ  
گیا۔۔۔

کدھر ہو تم لوگ۔۔۔ اس نے ار حم کو کال لگا کے پوچھا۔۔۔  
کینیٹین میں ہیں آ جا۔۔۔

کیسے ہو دیو داس شان ہنستے ہوئے بولا۔۔۔ بکو اس بند کر۔۔۔



ابے رات کو پتہ کیا ہوا۔۔۔

دونوں ہنس پڑے تھے۔۔۔

بکو اس بند کرو تم دونوں ہادی نے چڑ کے کہا۔۔۔

اچھا منہ نابنا۔۔۔

ایک پیپر اس نے ہادی کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔۔۔

بسمل نام ہے اسکا اور۔

یہیں کے چوکیدار کی بیٹی ہے۔۔۔

پڑھانا چاہتا ہے وہ اور ذہن بھی اچھا تھا بسمل کا اس لیے اس نے جتنا ہو

سکا اسے پڑھایا پر تیرے لیے بری خبر ہے کہ پیپر ختم ہوتے ہی اسکی

شادی ہے۔۔۔

تیری کہانی تو شروع ہونے سے پہلے ہی ختم ہو گئی۔۔۔

دونوں ایک دم ہنسے تھے۔۔۔

بکواس بند کرو وہ غصے میں اٹھا۔۔۔ ادھر ادھر دیکھتا باہر کی طرف آیا تھا

---

اس کی نظریں اسے ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔ پر کہاں ڈھونڈتا۔۔۔

بس چلتا جا رہا تھا۔۔۔

ارے ہادی کدھر سامنے سے اریہ نظر آئی۔۔۔

وہ ایک لڑکی ہے یہاں کی جانتی ہوا سے۔۔۔؟

کون۔۔۔؟

بسمل۔۔۔ ہادی نے بے قراری سے کہا۔۔۔

ہاں۔۔۔

کہاں ہے۔۔۔؟

وہ سامنے بیٹھی ہے اپنی کتابوں میں کھوئی۔۔۔

اسے کہاں پروا کے بھلا دنیا کی کتابی کیڑا بنی رہتی ہے بس لڑکی بہت اچھی ہے۔۔۔

وہ جلدی سے مڑا اور بسمل کی طرف آیا  
وہ کھڑی ہوئی تھی اپنی کتابیں اٹھا کے۔۔

بسمل ایک دم وہ پیچھے کی طرف مڑی کتابیں ہاتھ میں تھی۔۔

اور وہی خوبصورت چہرہ۔۔ نازک اور معصوم سا۔۔

میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔۔ کیا تم مجھ سے شادی کرو گی۔۔

وہ ایک دم اس سوال کے لیے تیار نہیں تھی۔۔

بات گھما کر نہیں آتی کرنی مجھے ناہی مجھے آج تک کوئی لڑکی اچھی لگی ہے

--

یہ نہیں ہے کے لڑکیوں کی کمی ہے ملک اور ملک کے باہر بہت ہیں جو

مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہیں۔۔

۔ پر میں نے جب سے تمہیں دیکھا ہے میں پوری رات نہیں سو سکا ہوں

---

وہ ایک دم سے ایسے سوال کے لیے تیار نہیں تھی کے کوئی ایک بار میں  
دیکھ کے دوسری دفع شادی کے لیے ہی پر پوز کر دے۔۔

اور آج تک اس نے کبھی اپنی حد سے آگے نہیں بڑھی تھی۔۔  
اسے پتہ تھا یہاں پڑھنے والے لڑکے لڑکیاں اس کی پہنچ سے بہت اوپر

ہیں

اس کا خواب تھا پڑھنا جو اسے بابا نے سب کے خلاف جا کے اسکی  
خواہش کو ترجیح دی تھی

تبھی اس نے اپنے بابا کا مان بھی رکھا تھا جتنی چادر ہوا تنے پاؤں پھیلاؤ  
یہ بات اسے پہلے دن سے پتہ تھی

اس لیے وہ اپنی حد میں ہی رہتی تھی۔۔۔ پر آج اس طرح وہ اچانک  
آکے اسے شادی کا کہہ رہا تھا  
اس نے دیکھا تھا یونی کی ہر لڑکی کی نظر اس پہ تھی اچھی فیملی اور پھر اوپر  
سے بیک گراؤنڈ اچھا۔۔۔

پر وہ یوں سامنے آکے اسے شادی کے لیے کہے گا اسے نہیں پتہ تھا وہ  
کتابوں کو ہاتھ میں لیے ہی اپنی انگلیوں کو مروڑ رہی تھی۔۔۔ مطلب  
اسکی کیفیت اس سے لگائی جاسکتی تھی۔۔۔  
آپ پاگل ہیں ایسی بات کر رہے ہیں۔۔۔

میں ایسا کبھی کسی کے بارے میں نہیں سوچتی ہوں۔  
ناہی مجھے شوق ہے اور میری شادی ہونے والی ہے پلیز اب اس طرح  
سب کے سامنے ایسا فضول سوال نہیں کرنا۔۔۔ بہت ہمت کر کے وہ  
کہہ رہی تھی۔۔۔

اسکی آنکھوں کی کشش کو وہ دیکھ سکتی تھی۔۔۔ یہ کہہ کے وہ آگے کی  
طرف بڑھی تھی۔۔۔

پر میں نہیں ماننے والا۔۔۔

آپ پاگل ہیں کیا

کوئی کسی سے ایک بار مل کے کیسے محبت کر سکتا ہے اور پھر ایک دم  
شادی آپکو یہ کھیل لگ رہا ہے کوئی۔۔۔

ایک دم سے اسکی اس بات سے وہ سامنے آیا تھا۔۔۔

محبت کوئی کھیل نہیں ہے اور ہو جائے تو ہونے میں کوئی وقت نہیں لگتا  
پہلی نظر ہی کافی ہوتی ہے۔۔۔

اور تم صرف میری ہو۔۔۔



دیکھیں پلیز میرے لیے مشکلات کھڑی نا کرے آپ لوگوں کے لیے  
معمولی بات ہے یہ پر میں یہاں کیسے آئی ہوں مجھے پتہ ہے تو خدا کے لیے  
میرا راستہ چھوڑ دیں لوگ دیکھ رہے ہیں

اب کے اسکا لہجہ بہت سخت تھا۔۔۔ وہ بھی اپنی جگہ ٹھیک تھی۔۔  
جیسے جیسے پیپر ہو رہے تھے دن گزر رہے تھے ہادی اپنا سر پکڑ کے بیٹھا  
تھا۔۔۔ پیپر ز کے لاسٹ ڈے سے اگلے دن اسکی مہندی تھی  
اور ایک دن بعد اسکا لاسٹ پیپر تھا۔۔۔

اب بھی وہ کینیٹین میں بیٹھا تھا۔۔۔  
جب شان اور ارحم آئے تھے۔۔۔  
خیر ہے مجنوں کیا بات ہے۔۔۔  
۔۔۔ موڈ ٹھیک نہیں ہے یار تنگ نا کرو وہ چڑ کے بولا تھا۔۔۔  
ہم کس لیے ہیں تیرے لیے نا۔۔۔

شان نے آگے بڑھ کے کہا  
اور کیا ہے تبھی پیچھے سے حماد آیا۔۔  
جس لڑکے سے اسکی شادی ہونی ہے وہ بھی آگے کسی اور کو پسند کرتا ہے  
اور ماں باپ اس لیے نہیں مانے کے لڑکی تھوڑا کم کھاتے پیتے گھر کی ہے

۔۔۔  
اس وجہ سے بسمل کے گھر رشتہ کیا ہے وہ لوگ اتنے برے بھی نہیں ہیں  
اتنے بھی نہیں اس لیے لڑکا چپ کر گیا ہے  
لاچی ہیں اگر تو اس لڑکی کے گھر والے اچھا جہیز اور گاڑی وغیرہ دیتے  
ہیں وہ آج ہی رشتہ توڑ دیں گے۔۔۔  
بول کیا کہتا ہے حماد نے بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔  
اور ہادی تو جیسے کسی قیمت پہ بھی بسمل کو پانے کے لیے تیار تھا۔۔۔

تبھی چیک بک نکال کے اس نے اچھی خاصی رقم لکھ دی اب سب مجھ  
پہ چھوڑ دے۔۔۔

اگر وہ مجھے نامی میں نے خود کشی کر لینی ہے۔۔

۔ ایک دم وہ سنجیدہ ہو کے بولا تھا۔۔۔

پاگل ہے کیا تو۔ شان ایک دم غصے میں بولا۔۔۔

ہو گیا ہوں جب سے اسے دیکھا ہے۔۔۔

پتہ نہیں کیوں لگتا ہے جیسے میری زندگی کی مسکان وہ ہی ہے میری  
زندگی ہی وہی ہے۔۔۔ اگر نامی تو میں نے اپنے آپکو گاڑی سمیت کہیں  
ٹھوک دینا ہے۔۔۔

۔ ہادی یار کیا ہو گیا ہے ار حم بھی حیران تھا اسکی دیوانگی دیکھ کے۔۔۔

پریشان ناہو میں ہوں نامیری جان۔۔۔

حماد نے تسلی دیتے ہوئے کہا۔۔۔

دودن بعد مہندی ہے اسکی۔۔۔

پریشان ناہوں۔۔۔

زبردستی محبت نہیں ہوتی ہادی شان اسکی کیفیت دیکھ کے بولا۔۔۔

پتہ ہے مجھے میں نے دیکھا ہے اسکی آنکھوں میں اپنے لیے محبت

۔۔۔ وہ کرتی ہے مجھ سے محبت۔۔۔ جیسے اسکے ہاتھ کی انگلیاں مڑ رہی

تھی۔۔۔ مجھے پتہ تھی اسکی کیفیت اسکی آنکھیں بتا رہی تھی۔۔۔ اور

زبردستی کا قائل نہیں ہوں بس محبت ہو گئی ہے نے انتہا ہو گئی ہے۔۔۔

مجھے چاہیے وہ بس۔۔۔ وہ یہ کہہ کے اپنا سر پکڑ کے بیٹھ گیا۔۔۔

بارات کا دن تھا وہ دلہن بنی لال سوٹ میں بیٹھی تھی

کسی اپسرا سے کم نہیں لگ رہی تھی۔۔۔ شان کو شادی میں بلایا تھا

---

اس کی بہن کی بسمل اچھی دوست تھی اس لیے سب کو بلایا تھا  
اور اس نے ہادی اور ارحم کو بھی بیچ میں کھینچ لیا تھا لے جانے کے لیے

---

پاگل ہے تو غیروں کی شادی میں عبداللہ دیوانہ۔۔۔

ارحم منہ بنا کے کہہ رہا تھا۔۔۔

پاگل نابن میں چاہتا ہوں کے جو سب پلین کیا ہے ویسا ہی ہو  
جیسے ہی وہ لڑکا نہیں آئے گا انکو پتہ چلے گا تب ہی ہم اپنا پتا پھینک دے

گے۔۔۔

سب آپس میں بات کر رہے تھے۔۔۔

اور ہادی کی نظر بسمل پہ ہی تھی۔۔۔

اگر اس تھوڑے وقت میں کچھ ناہوسکا تو ہمیشہ کے لیے وہ کسی اور کی ہو جائے گی اس کے دل کی دھڑکنیں تیز تھی اور سب بارات کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔

بسمل بار بار نظر اٹھا کے ہادی کو دیکھ رہی تھی وہ صاف اسکی آنکھوں میں اپنے لیے بے قراری دیکھ سکتا تھا۔۔۔ تبھی ایک شور مچ گیا کے بارات نہیں آرہی۔۔۔ لڑکے نے شادی سے انکار کر دیا ہے۔۔۔

اور پورے ہال میں ہل چل مچ گئی اس کی ماں باپ اپنا سر پکڑ کے بیٹھ گئے انکی عزت داؤ پہ لگا دی اس لڑکے نے بیٹی کا قصور ہونا ہوا سی کا بنایا جاتا ہے ہر کوئی ترس کی نگاہ سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اسکی ماں رو رہی تھی۔۔۔



اب کون کرے گا ہماری بیٹی سے شادی

میں کروں گا۔۔۔ پیچھے آواز آئی تبھی سب نے پیچھے مڑ کے دیکھا ہادی  
بابا۔۔

چوکیدار نے پہچان لیا تھا وہ اس کے سامنے آیا۔۔۔

میں دکھنے میں ٹھیک ہوں۔۔۔

میرا اچھا بیک گراؤنڈ ہے۔۔۔

کوٹھی زمیندار ہیں ہموگ باہر کے ملک تک ہمارا بزنس ہے ملک کے

اچھے بزنس مین میں میرے بابا کا نام آتا ہے

اس سے بڑھ کے آپ لوگوں کو اور کیا چاہیے اپنی بیٹی کے لیے۔۔۔

ہادی نے اپنی طرف سے پتا پھینکا تھا سب کے سن کے ہوش کی اڑ گئے

تھے۔۔۔

ایک دم قسمت کیسے پلٹ سکتی ہے وہ بھی اتنی اچھی

بھلا کس کو اعتراض ہونا تھا۔۔۔ انہوں نے ہاں کہہ دی اتنی جلدی میں  
اپنے گھر والوں کو تو نہیں بلا سکتا

پر میں انکو سمجھا لو گا یہ وقت ایسا ہے کے انتظار بھی نہیں کیا جاسکتا ارحم  
نے آگے ہو کے لقمہ دیا۔۔۔

۔ اور بسمل کا دماغ گھوم رہا تھا کہ یہ ہو کیا رہا ہے اسکی زندگی کے ساتھ  
۔۔۔

مولوی کو بلایا گیا اور پھر دونوں کا نکاح ہو گیا۔۔۔

ہادی کی خوشی کی انتہا نہیں تھی کہ وہ اپنی محبت کو پانے میں کامیاب ہو  
چکا ہے پر اس نے ابھی سب پہ ظاہر نہیں کیا تھا اور یوں بسمل ہادی کے  
حصے میں اسکی زندگی بن کے آگئی

سب کی دعاؤں میں بسمل رخصت ہو گئی تھی وہ اسے اپنی بڑی سی گاڑی میں لے کر اپنی کوٹھی پہنچا تھا۔۔۔

جہاں اس کے دوستوں نے اس کے لیے کافی اچھا انتظام کیا تھا۔۔۔  
بسمل کی دوست شان کی بہن نے آگے ہو کے استقبال کیا تھا۔۔۔

روبی مجھے ڈر لگ رہا ہے یار کمرے میں۔ دونوں تھی پاگل ہو گئی ہے ڈر کس بات کا ہادی بھائی کتنے اچھے ہیں۔۔۔  
وہ سمجھا رہی تھی۔۔۔

تبھی دروازے پہ دستک ہوئی۔۔۔  
کمرے میں کینڈل جلا کے رکھی تھی ابھی تھوڑا بہت کمرے کو پھولوں سے سجایا گیا تھا۔۔۔ ہادی اندر آیا۔۔۔

آئے ہادی بھائی۔۔۔ میں چلتی ہوں اب۔۔۔ روبی باہر چلی گئی۔۔۔

اس کی دل کی دھڑکنیں بے قابو تھی جس کی اس نے چاہ کی تھی وہ اسے  
مل گئی تھی اور تیار ہو کے کسی اسپر اسے کم نہیں لگ رہی تھی۔۔۔  
اور اپنے ہاتھ کی انگلیوں کو وہ ویسے ہی مروڑ رہی تھی جیسے محبت کے  
اظہار پہ اس نے کی تھی۔۔۔

وہ بیڈ پر بیٹھا منہ نیچے کیے بیٹھی تھی۔۔۔  
ایک ڈبہ اس نے بسمل کے آگے کھول کے کی اس میں ایک لاکٹ تھا  
۔۔۔ ڈائمنڈ کا۔۔۔

ابھی میں جلدی میں یہ کر سکا ہوں بعد میں جو آپ چاہیں گی وہ میں آپ کو  
دوں گا۔۔۔ بسمل اس کا ہاتھ پکڑ کے چہرہ اپنی طرف اٹھایا۔۔۔  
مجھے نہیں معلوم تھا یہ سب اتنی جلدی ہو جائے گا۔۔۔ پر محبت مجھے تم  
سے پہلی دفع میں ہی ہو گئی تھی۔۔۔

میری زندگی کی تمنا ہو تم اور میری بے حد شدت سے چاہی جانے والی  
محبت ایک دن بھی میں سکون سے نہیں سو یا جب سے تمہیں دیکھا ہے  
اگر تم نا ملتی تو میں مر جاتا

الستنا کرے کیسی باتیں کر رہے ہیں بسمل نے ہادی منہ پہ ہاتھ رکھا اور  
ہادی نے اسے آگے بڑھ کے سینے سے لگا لیا۔۔۔  
وہ دیکھ سکتا تھا اپنے لیے بسمل کے دل میں محبت محسوس کر سکتا تھا۔۔۔  
محبت کو اپنی میں محسوس کر کے وہ بہت خوش تھا۔۔۔  
۔۔۔ محبت لڑائی شدتیں لڑائی دونوں کی خوبصورت رات گزری تھی۔۔۔  
اگلے دن ہادی نے اپنے گھر پر ہی چھوٹی سی تقریب رکھی تھی۔۔۔  
سب بسمل کی قسمت پہ رشک کر رہے تھے۔۔۔ کیسے ایک دم سے وہ  
کوٹھی کی مالکن بن گئی تھی۔۔۔

ہادی ابھی یہ بات گھر نہیں بتانا چاہتا تھا۔۔۔ وہ فیس تو فیس سب کو بتانا چاہتا تھا اور ابھی اس کا اسلام آباد رکنے کا ارادہ تھا بسمل کے ساتھ۔۔۔  
 دو دن ہو گئے تھے دونوں بہت خوش تھے۔۔۔ دوستوں نے دعوت دی تھی۔۔۔ آج انہوں نے ارحم کی طرف دعوت پہ جانا تھا۔۔۔  
 ہادی کچھ کام سے باہر گیا تھا۔۔۔ کہہ کے گیا تھا تیار رہنا جب آئے گا تو دونوں چلیں گے

بسمل ہادی کا انتظار کر رہی تھی تبھی باہر سے حماد کی آواز آئی ارے حماد بھائی آپ کیسے ہیں۔۔۔؟  
 بسمل نے خوشامدید کہا۔۔۔

ہاں جی بھابھی ہادی نے مجھے آپ کو لینے بھیجا ہے۔۔۔ وہ کال آئی تھی وہ سیدھا دھر ہی آجائے گا۔۔۔



پر وہ تو مجھے کہہ کے گئے ہیں کہ۔۔۔ جی جی مجھے بتایا اس نے پر پھر مجھے  
فون کر کے کہا ہے کہ آپ کو لے آؤ وہ خود ہی ادھر  
آجائے گا۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔

۔ بسمل گاڑی میں بیٹھی آدھے گھنٹے بعد وہ ایک ریسٹورنٹ میں آئے

جہاں کوئی نہیں تھا آپ چلیں بھا بھی۔۔۔

میں آتا ہوں گاڑی پارک کر کے۔۔۔

وہ اندر آئی تو سامنے وہ منہ پیچھے کر کے کھڑا تھا وہی کپڑے وہی کھڑے

ہونے کا سٹائل۔۔۔

بسمل نے جا کے پیچھے سے پکڑ لیا اسکا منہ دوسری طرف تھا۔۔۔

میں نے تجھے کہا تھا یہ لڑکی ٹھیک نہیں ہے اب دیکھ اپنی آنکھوں سے اگر

تو اب بھی اعتبار نا کرے تو لعنت ہے تجھ پہ

حماد ہادی کا ہاتھ پکڑ کے وہاں لایا تھا جہاں بسمل اس پیچھے سے پکڑ کے  
کھڑی تھی۔۔۔

آئی لو یو سو میچ۔۔۔ یہ الفاظ وہ اپنے منہ سے کہہ رہی تھی اور ہادی کے  
دل پہ لگے تھے۔۔

بسمل ایک دم ہادی چلایا تھا

وہ ایک دم ڈر کے پیچھے ہوئی جسے وہ پکڑ کے کھڑی تھی وہ کوئی اور تھا جسے  
وہ ہادی سمجھ رہی تھی

اور ہادی سامنے کھڑا تھا وہ بسمل کے قریب آیا اور ایک زوردار تھپڑ

اسکے منہ پہ مارا۔۔۔ ہادی میری باا سکی زبان سے اتنا ہی نکلا تھا۔۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔ وہ چلایا تھا۔۔۔

میری بات تو سن۔۔۔۔

مجھے نہیں سننی ہے جو میں نے دیکھنا تھا دیکھ لیا ہے اسکا غصہ آسمان پہ تھا  
بسل کی تو جیسے سننے کو تیار۔ ہی نہیں تھا۔۔۔

اور وہیں سے سے اٹے پاؤں واپس گاڑی تک آگیا تھا۔۔۔  
وہ بھاگی پیچھے آئی تھی میری بات تو سن لیں اور وہ گاڑی چلا کے جا چکا تھا

وہ جیسے کیسے کر کے گھر آئی تھی۔۔۔  
ملازمہ باہر کھڑی تھی۔۔۔

ہادی کہاں ہے اس نے ملازمہ کو دیکھ کے پوچھا۔۔۔  
باجی وہ تو چلے گئے ہیں اور ساتھ اپنا بیگ بھی لے گئے ہیں۔۔۔  
۔۔۔ دو دن ہو گئے تھے اسے واپس آئے۔۔۔

۔ اور ایک پل سکون نہیں تھا۔۔۔

کھانا نہیں کھا رہا تھا کسی سے بول رہا تھا اپنے آپ کو کمرے میں بند رکھا تھا۔۔۔

کیا مجھے ایسا کرنا چاہیے تھا وہ خود سے بار بار سوال کر رہا تھا  
کیا مجھے بات جانیں بغیر آنا چاہیے تھا۔۔۔ نہیں مجھے ایسا نہیں کرنا تھا  
اپنے آپ کو کوس رہا تھا میں نے ایسا کیوں کیا۔۔۔  
مجھے بسمل کی بات سمجھنی تھی ہوا کیا تھا وہاں۔۔۔  
تبھی اس نے اپنا موبائل اٹھایا اور شان کو کال ملائی۔۔۔  
آفرین ہے تجھ پہ ہادی شرم آنی چاہیے تھی تجھے تیری حرکت پہ ایک بار  
اس سے پوچھ تو لیتا یا مجھ سے ہی پوچھ لیتا بات تھی کیا۔۔۔  
حماد نے بسمل کو پرپوز کیا تھا پوری یونی کے سامنے اور اس نے اس کا  
پرپوزل اس کے منہ پہ وہی مارا تھا

جس کا بدلہ اسے کسی طرح بھی لینا تھا سارا پلین بنایا گیا تھے ورغلانے کے لیے اور تو نے وہی کیا جو وہ چاہتے تھے۔۔۔

اتنی کھوکھلی تھی تیری محبت ایک بار بھی نہیں تو نے اسکی اہمیت کیا تھے بسمل پہ اعتبار نہیں تھا۔۔۔

افسوس ہو رہا ہے مجھے اپنا دوست کہتے تھے۔۔۔

اور وہ چپ کر کے سن رہا تھا اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔۔۔

چپ کر کے اس نے کال کاٹ دی مجھے نہیں کرنا تھا

ایسا ایک بار تو سننا تھا بسمل کو ایک بار اسکی بات تو سن لیتا

میری محبت تھی وہ اعتبار سے چلتی ہے محبت میں کیسے کر سکتا ہوں اسکے ساتھ ایسا

وہ تو معصوم ہے بہت وہ خود کو کوس رہا تھا اور اس کا پاراہائی تھا کمرے کی ہر چیز توڑ پھوڑ ہو رہی تھی۔۔۔

سب بھاگے آئے تھے اس کیا ہوا ہے کمرہ لاک تھا ہادی ہادی بیٹا کیا ہوا کے ہر چیز پہ اپنے آپ کو غصہ اتار رہا تھا اس نے اسکی محبت صرف نام کی محبت تھی وہ اب کس منہ سے جائے گا

اس کے سامنے اور یوں اپنی غلطی پر ندامت کرتے کرتے اسے چار سال گزار دیے تھے۔۔۔

وہ اسکا سامنا نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

اس لیے اس نے چار سال بس اسکی یاد میں گزارے تھے اس نے پیچھے پلٹ کے بھی نہیں دیکھا تھا نا کبھی پوچھا تھا۔۔



۔ اس کی غلطی کی سزا یہی تھی کہ وہ ایک دن جب کوئی خبر نہیں آئے  
گی تو وہ وہاں سے چلی جائے گی  
اپنی نئی زندگی شروع کر لے گی۔۔۔  
پر وہ اسکی بیوی تھی۔۔۔

اسے یہ بھی تھا جس دن خلع کا کوئی نوٹس آیا تو وہ اس پہ سائن کر دے گا  
پر چار سال ہو گئے تھے نا اس نے کوئی خبر لی نا اس کی طرف سے کوئی  
نوٹس آیا اسے اب بھی یہی تھا کہ وہ وہاں نہیں ہو گی۔۔۔ تیاری کر لی  
تھی ہادی نے اگلے دن صبح اس کی فلائٹ تھی۔۔۔  
اچھا بی بی جان۔۔۔۔

وہ سب سے مل کے دعاؤں کے ساتھ ایئر پورٹ روانہ ہوا تھا۔۔۔

سوچیں تھی کے ایک کے بعد ایک تھی دل کی دھڑکن تھی کے ایسا لگ رہا تھا جیسے چلنا ہی بھول گئی ہیں کتنے سوال تھے کے وہ چلی گئی ہوگی کے نہیں اگر وہیں ہوئی تو وہ کیسے سامنا کرے گا

اسی سوچوں میں وہ کب پہنچا سے پتہ ہی نہیں چلا تھا۔۔۔۔

باہر آیا تو سامنے ڈرائیو گاڑی لیے کھڑا تھا۔۔۔ اسلام و علیکم ہادی بابا

۔۔۔۔

وا علیکم اسلام۔۔۔۔

اس نے دروازہ کھولا اور پھر گاڑی چل پڑی اور ہادی کی دھڑکنیں سنبھل نہیں رہی تھی۔۔۔

عجیب سی بے چینی تھی۔۔۔

جیسے ہی گاڑی کو ٹھہری کے اندر آئی دل کی دھڑکن رک گئی تھی سب ملازم کھڑے تھے۔۔۔

اسلام و علیکم ہادی بابا۔۔۔

سب نے سلام کیا وہ گاڑی سے اتر اسب ویسا ہی تھا جیسا وہ چھوڑ کے گیا  
تھا جیسے وہ گیا ہی نہیں تھا۔۔۔

ارے صارم بیٹا رو کو گے

میں بہت مار لگاؤ گی۔۔۔

اندر سے ایک تین سال کا بچہ بھاگتا ہوا باہر آیا تھا۔۔۔

اور وہ اس کے پیچھے آئی تھی۔۔۔۔

ایک دم سامنے ہادی کو دیکھ کے رک گئی

آج بھی وہ اتنی ہی خوبصورت تھی آج بھی اس میں کچھ نہیں بدلہ تھا

۔۔۔۔

وہ بچہ بھاگتا ہوا ملازمہ کی طرف آ رہا ہادی کو دیکھ کے رک گیا۔۔۔

آیا یہ کون ہیں اس کی لڑکھڑاتی زبان ہادی کو دیکھ کے سوال کر رہی تھی

بہت ہی پیارا تھا۔۔۔

یہ ایک دم ملازمہ نے بسمل کی طرف دیکھا اور پھر چپ کر گئی۔۔۔

وہ ہادی کے پاس آیا۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔

آپنا ننھا سا ہاتھ اس نے آگے بڑھایا۔۔۔

اور ہادی کو دیکھ کے پتہ نہیں کیوں اس پر بہت پیارا آیا وہ ہاتھ ملا کے نیچے

بیٹھ گیا۔۔۔

و علیکم اسلام

کیسے ہیں آپ ہادی نے مسکرا کر اس سے پوچھا۔۔۔

ابھی وہ بولا نہیں تھا وہ

بسل چلتی اس کے پاس آئی۔۔۔

صارم۔۔۔

کیا بد تمیزی ہے یہ

چلو اندر اس کا ہاتھ پکڑ کے کھینچتے ہوئے اندر لے گئی تھی۔۔۔

چار سالوں میں اس کی محبت شدت اختیار کر گئی تھی اور اسے۔ پتہ تھا

اسکی غلطی معافی کے قابل نہیں تھی۔۔۔

وہ بچہ پیچھے مڑ کے ہادی کو دیکھ کے مسکرا رہا تھا اور بائے کر رہا تھا۔۔۔

ہادی اپنے کمرے میں آیا۔۔۔

زندگی جیسے رک سی گئی تھی۔۔۔

آنکھوں سے اس کی تصویر جاتی ہی نہیں تھی۔۔۔

پر سوال تھے جو بار بار تنگ کر رہے تھے کہ وہ بچہ کون ہے اس نے  
شادی کر لی تھی کس کا ہے وہ ان ہی سوچوں میں گم تھا۔۔۔ تبھی ملازمہ  
آئی صاحب چائے۔۔۔

وہ اٹھا اور چائے پکڑی

رضیہ یہ بچہ کون ہے۔۔۔

اس کے مڑنے سے پہلے ہی ہادی نے سوال کر دیا تھا۔۔۔

ہادی بابا وہ بسمل بی بی نے گود لیا ہے۔۔۔

یہ کہہ کے وہ چلی گئی پر اس کی شکل اور اٹک اٹک کے کچھ اور ہی بتا رہی  
تھی

شام کو وہ اکیلا باہر بیٹھا تھا۔۔۔



تب صارم آیا۔۔

ہیلو انکل

ہیلو بیٹا کیسے ہیں آپ۔۔

ہادی نے اسے گود میں بٹھایا۔۔

میں ٹھیک وہ اپنی تو تلی زبان میں بات کر رہا تھا

اور ہادی کو بہت اچھا لگ رہا تھا عجیب سی کشش تھی اس میں اپنائیت  
تھی جسے وہ کھینچا چلا جاتا تھا۔۔۔

پڑھتے ہیں آپ۔۔

ہادی نے پیار سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔

جی ماما پڑھاتی ہیں۔

۔۔ کیا کر رہی ہیں ماما ابھی۔۔

ہادی نے اس سے پوچھا انکے سر میں درد ہے وہ سو رہی ہیں۔۔

آپ میرے ساتھ کھیلے گے میں بال لے کر آؤ وہ ایکساٹڈ ہو کے بولا

---

ہاں ضرور وہ جلدی سے گود سے اتر اور اندر سے بھاگ کے بیٹ بال لایا

---

اتنا خوش تھا جب وہ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے بال کو بیٹ سے مار

رہا تھا۔۔۔

اور ہادی کو اسے ایسے دیکھ کے عجیب سی خوشی ہو رہی تھی۔۔۔

Zubi Novels Zone

صارم صارم۔۔۔

بسمل اسے آواز لگاتی باہر آئی۔۔۔

اسکا چہرہ سرخ تھا اسکے چہرے سے ہی لگ رہا تھا کہ اسکی طبیعت خراب

ہے۔۔۔

چلو اندر غصے سے وہ ایک بار ہادی کو دیکھ کے صارم کا ہاتھ پکڑ کے اندر

لے جانے لگی۔۔۔

کھیل رہا ہے وہ

میں کونسا اس کو۔۔

ہادی اس کے قریب آتے بولا تھا۔۔۔

بات سننے میری میرے بیٹے سے دور رہیں آپ اور جس کام سے آئے

ہیں وہ کرے تو اس پہ دھیان دیں تو زیادہ بہتر ہے

غصے سے اس کا چہرہ اور لال ہو گیا تھا اور ہادی پہ قیامت ڈھا رہی تھی۔۔۔

ہادی سے رہا نہیں گیا

اس نے دیکھا اور پیار سے بولا بسمل۔۔۔

اور بسمل نے اگلا لفظ کہنے سے پہلے ہی ہاتھ کا اشارہ کر کے روک دیا۔۔۔

وہ اسے اندر لے گئی تھی۔۔۔

شام ڈھل رہی تھی سردی کا موسم تھا تقریباً وہ رات کے دس بجے تک وہیں بیٹھا رہا تھا۔۔۔ جب وہ اپنی شال لپیٹے باہر آئی تھی۔۔۔

جیسے ہی اس نے ہادی کو دیکھا

وہ اب تک اتنی سخت سردی میں وہیں بیٹھا ہے

چپ کر کے واپس پلٹنے لگی تھی تبھی وہ اس کے سامنے آیا۔۔۔

بسل کی طبیعت خراب تھی وہ آنکھیں سرخ تھی شاید بخار تھا۔۔۔

میرے راستے سے ہٹے۔۔۔

وہ کہتی ہوئی جانے لگی۔۔۔

چلو ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں تمہاری طبیعت نہیں۔۔۔

وہ ابھی اتنا ہی بولا تھا۔۔۔

مجھے نہیں جانا وہ کہہ کے پھر جانے لگی وہ پھر آگے آگیا۔۔۔

بخار ہے تمہیں۔۔۔

پہلے بھی ہوتا ہے کوئی نئی بات نہیں ہے۔۔۔ پہلے بھی میں اکیلی ہی ہوتی  
ہوں کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا مجھے کسی کی ضرورت نہیں ہے میں خود کو  
سنجھال سکتی ہوں۔۔۔

ہادی کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔۔۔  
بسمل پلیز۔۔۔

وہ التجائیہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔  
نہیں جانا مجھے کہیں۔۔۔

وہ پھر راستے سے ہٹ کے جانے لگی ہادی نے اسے پکڑ کے خود سے لگالیا  
۔۔۔  
ناکرویا پلیز۔۔۔

کتنا سکون تھا اسکے پہلو میں اسکی ایک غلطی نے اسے کہاں سے کہاں پہنچا دیا تھا۔۔۔

ایک دم بسل نے دھک دیا مجھ سے دور رہیں کچھ نہیں لگتی میں آپکی  
۔۔۔ وہ غصے سے چلائی تھی۔۔۔

اور ہادی نے اسے پکڑ کے پیچھے غصے سے دیوار کے لگا دیا تھا۔۔۔  
اور خود اس سے ایک انچ کی دوری پہ تھا۔۔۔ تم میری بیوی ہو

بیوی کو نسی بیوی جس کو چار سال پہلے چھوڑ گئے تھے بغیر کیسی وجہ کے  
۔۔۔

میں مانتا ہوں مجھ سے غلطی ہوئی ہے پر مجھ میں ہمت نہیں تھی کے میں  
آ کے معافی مانگ سکوں۔۔۔



تو پھر اب کیوں آئے ہیں اور آئے ہیں تو کیوں اپکو میری فکر ہو رہی ہے

---

مر گئے تھے اسی دن میرے لیے جس دن مجھے بے رحم دنیا کے حوالے  
کر کے گئے تھے۔۔۔

مرنے کا نام سن کے ایک دم ہادی پیچھے ہوا۔۔۔ اور بسمل غصے میں اندر  
چلی گئی تھی



ہیلو بی جان کیسی ہیں آپ۔۔۔

ویڈیو کال پہ وہ بات کر رہا تھا۔۔۔

بیٹا ہادی میں نے ایک بات کرنی ہے۔۔۔ یہ دیکھو انہوں نے ایک

لڑکی کی تصویر آگے کر کے دکھاتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ لڑکی ہم نے پسند کر لی ہے اور سب کو پسند ہے۔۔۔

بی جان پلیز۔۔۔

وہ پہلے کی اکتایا ہوا تھا۔۔۔

بی جان نہیں ہاں تقریباً ہو ہی گئی ہے آ جاؤ گے تو وہ لوگ بس شادی کی تاریخ رکھے گے۔۔۔ سب کو لڑکی پسند ہے اور سب کو لڑکا۔۔۔۔۔  
اچھا میری میٹنگ کا ٹائم ہے بعد میں بات کرتا ہوں۔۔۔ وہ بہانہ کر کے  
کال کٹ کر دی اور غصے میں موبائل پھینک کے مارا تھا۔۔۔

ساری رات سب کچھ دماغ میں چلتا رہا تھا۔۔۔ گزر اوقت اور اب ایک  
بات کھائے جا رہی تھی۔۔۔  
بسمل کا ناراض ہونا دوسرا گھر والوں کا لڑکی پسند کرنا دماغ بالکل ماؤف ہو  
گیا تھا کیا کرے کیا نہیں۔۔۔

رات کے تین بج گئے تھے نیند تھی کے آنکھوں سے کوسوں دور تھی

---

وہ اٹھا باہر آیا سخت سردی تھی۔۔۔

پر وہ ہلکی سے ٹی شرٹ میں بیٹھا تھا۔۔۔ سگرٹ جلا کے ہادی بابا پیچھے سے رضیہ کی آواز آئی۔۔۔

ہاں۔۔۔

آپ کو ایک بات کہنی ہے۔۔۔ بولو۔۔۔ پہلے وعدہ کریں آپ کسی کو نہیں بتائیں گے۔۔۔



ایسا بھی کیا ہے اب

رضیہ بول بھی دو وہ پہلے ہی اکتایا ہوا بیٹھا تھا۔۔۔

ہادی بابا وہ صارم بابا اپکا۔۔۔ بیٹا ہے۔۔۔

ایک دم ہادی کے ہاتھ سے سگرٹ نیچے گری۔۔۔

بسل بی بی نے سختی سے منع کیا تھا پر میں نہیں ایسے دیکھ سکتی۔۔۔ آپ

کے جانے کے پہلے ہی مہینے بسمل بی بی کو خوش خبری ہو گئی تھی۔۔۔

۔ انہوں نے منع کیا تھا۔۔۔ کے اچکویہی کہنا کے گود لیا ہے۔۔۔ پر نمک  
حرامی نہیں کر سکتے آپکے پرانے ملازم ہیں ہم تو چاہتے ہیں آپ بسمل بی  
بی کے ساتھ خوش رہیں۔۔

تم سے کچھ بات کرنی ہے بسمل وہ۔۔  
کیچن میں تھی ملازمہ کے ساتھ جب ہادی پیچھے سے آیا۔  
وہ ناپلٹی ناہی کچھ بولی چپ کر کے اپنے کام میں بزی رہی۔۔۔  
ہادی نے اشارہ کر کے ملازمہ کو باہر بھیجا  
اور اس کے قریب آ کے بولا  
تم سے کہہ رہا ہوں میں۔

پر مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی وہ جیسے کھڑی تھی ویسے ہی کھڑی رہی۔

صارم مجھ میں کیوں ملتا ہے ہادی نے اپنا اگلا سوال کیا۔

اور اسکے چلتے ہاتھ ایک دم سے رک گئے

اور وہ مڑ کے ہادی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

کیا مطلب ہے اس بات کا۔۔۔

وہی جو تم سمجھ رہی ہو۔۔۔

مجھ سے کافی شکل ملتی ہے اس کی اسکی حرکتیں میری جیسی ہیں۔۔۔

اسکی آنکھیں تمہارے جیسی ہیں۔۔۔

کیا ایک گود لیا ہوا بچہ تم میں یا مجھ میں کیسے مل سکتا ہے۔۔۔

بس کریں وہ ایک دم چلائی۔۔۔

جب مجھے آپ اکیلا چھوڑ گئے تھے تو

میری تنہائی دور کرنے کے لیے اسے میں نے گود لیا تھا۔۔۔

میرے پاس پیپر بھی ہیں۔۔۔

وہ ایک دم ہادی کو سائڈ کرتی اندر کی طرف بھاگی تھی۔۔۔

اور پل بھر میں ایک فائل لا کے اسکے سامنے کر دی لودیکھو

میں پہلے بھی کہہ چکی ہوں میرے بچے سے دور رہیں آئی سمجھ

اسے میں نے گود لیا ہے۔۔۔

وہ ہڑبڑاسی گئی تھی

ایک دم سے ہادی سے امید نہیں تھی وہ ایسا سوال کرے گا

--

میں نے تو کوئی صفائی نہیں مانگی تم سے نا کوئی پیپر

تم ایک دم سے اس طرح کاریکٹ کر رہی ہو اسکی وجہ۔۔۔

میں کوئی ریکٹ نہیں کر رہی آپ کو بتا رہی ہوں بس۔۔۔



وہ ایک دم چلانے والے انداز میں بولی تھی۔۔۔  
 تو پھر اتنی ٹھنڈ میں پسینے کیوں آئے ہیں۔۔۔  
 اسکے ماتھے پہ آتے پسینے کے قطروں کو دیکھ کے وہ بولا۔۔۔۔

ماما۔۔۔ پیچھے سے ایک دم صارم کی آواز آئی تو وہ پلٹی۔۔۔  
 آپ انکل کو ڈانٹ کیوں رہی ہیں اسکی معصومیت دیکھ کے ہادی کو پیار آیا  
 اور جب سے اسے پتہ چلا تھا کہ وہ اسکا بیٹا اسکا خون ہے تو اسے گلے  
 لگانے کے لیے تڑپ رہا تھا

جیسے ہی وہ آگے بڑھا بسمل ایک دم آگے بڑھی اور صارم کا ہاتھ پکڑا چلو  
 صارم اندر۔۔۔

ہادی کو ایک دم غصہ آیا۔۔۔ بسمل۔۔۔  
 وہ ایک دم پلٹی دور رہیں میرے بیٹے سے۔۔۔

وہ ہادی کو گھورتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔  
اور پلٹ کے صارم کا ہاتھ پکڑ کے اندر چلی گئی تھی۔۔۔  
اندر آ کے اسکی عجیب کیفیت ہو گئی تھی وہ صارم کو ایک دم کانپتے  
ہاتھوں سے گلے لگا لیا۔۔۔  
ماما کیا ہوا آپ کیوں رو رہی ہو۔۔۔  
کچھ نہیں اس کا پورا جسم سردی میں بھی پسینے میں بھر گیا تھا۔۔۔  
اسے پتہ تھا اگر ہادی کو پتہ لگ گیا تو وہ اسے لے جائے گا۔۔۔  
وہ کچھ نہیں کر سکے گی۔۔۔  
وہ پیسے کے زور پہ کچھ بھی کر لے گا۔۔۔  
سردرد سے پھٹ رہا تھا۔۔۔  
صبح سے شام ہو گئی تھی اور وہ صارم کو اندر لیے ہی بیٹھی تھی

وہ کب تک ایسے چھپا سکتی تھی بے شک وہ اپنے بیٹے سے محبت کرتا تھا  
 پر ایک طرف وہ بسمل سے بھی بہت کرتا تھا اور وہ جانتا تھا کہ وہ غلط کر  
 رہا ہے اس نے جس طرح لاوارث چھوڑا اسے اس کا حق نہیں تھا  
 وہ اس طرح جاتا ہے پر بسمل کو اپنے قریب لانے کا اور کوئی ذریعہ نہیں  
 تھا وہ اپنی غلطی کا کفارہ کرنا چاہتا تھا پر کوئی بھی بات سمجھ نہیں آرہی تھی  
 اسلئے اسے بیٹے کی خوشی سے نوازا تھا  
 اور وہ بہت خوش تھا کہ راجپوت فیملی کا پوتا ہے وہ۔۔  
 بی جان دیکھیں گی تو کتنا خوش ہونگی۔۔۔۔۔ وہ کام کو بس سرسری دیکھ  
 رہا تھا ابھی بھی وہ واپس آیا تھا  
 آفس سے جب صارم اور بسمل شام کے وقت باہر لان میں بیٹھے تھے  
 ۔۔

۔ صارم ہادی کو دیکھ کے خود بھی بھاگاتا تھا اسکی طرف

وہ ایک دم ہادی کو دیکھ کے اٹھی اور صارم کی طرف بڑھی۔۔۔  
ابھی اس نے صارم کا ہاتھ پکڑا تھا تبھی ہادی نے دوسری طرف سے پکڑ  
لیا۔۔

چھوڑے صارم کا ہاتھ۔۔۔

وہ ہادی کو دیکھ کر بولی۔۔۔

نہیں اب نہیں چھوٹے گا۔۔۔

میرے بیٹے کا ہاتھ چھوڑے وہ چلائی۔۔۔

اور ہادی ایک دم اس کی طرف بڑھا اور اس کے بالکل قریب ہو کے

اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔ یہ ہادی کا بیٹا ہے۔۔۔

ہادی کا خون ہے راجپوت فیملی کا فرد ہے۔۔۔

یہ میرا بیٹا ہے

اور اس پہ کسی کا حق نہیں ہے بسمل کی آنکھ سے آنسو چھلکا۔۔۔

کس حق سے تمہارا ہے۔۔۔

فائل دکھائی تھی ناتم نے مجھے کے اسکو گود لیا ہے۔۔۔

رکواب۔۔۔

وہ واپس پلٹا اور گاڑی سے ایک فائل نکالی۔۔۔

اور اسکے پاس آ کے اس کے سامنے کی۔۔۔

یہ لو اور اسے غور سے پڑھو صارم کا ڈی این اے ٹیسٹ جس میں صاف

صاف لکھا ہے وہ گود لیا ہے یا پھر میرا بیٹا ہے۔۔۔

اور بسمل کی یہ بات سن کے جان نکل گئی۔۔۔ اور جیسے ہی وہ صارم کی

طرف بڑھا

اسے گلے لگانے وہ بھی بڑھی۔۔۔

وہیں رک جاؤ۔۔۔

بسمل وہ ہاتھ کے اشارے سے روکتا ہوا بولا۔۔۔

اور صارم کو اپنی گود میں اٹھایا۔۔۔

آپ لوگ لڑکیوں رہے ہیں۔۔۔ وہ اپنی معصومیت سے سوال کر رہا تھا اور ہادی نے اسے گلے لگایا پانگلوں کی طرح پیار کر رہا تھا ایک باپ کی کیا کیفیت ہوتی ہے

وہ بسمل بھی دیکھ رہی تھی اسے جیسے پتہ نہیں کیا مل گیا تھا وہ اسکا خون تھا اور صارم بھی جیسے ترس رہا تھا۔۔۔

آپ مجھے باہر لے کے جائے گے گھمانے۔۔۔ ہاں ناکیوں نہیں ابھی چلتے ہیں وہ خوش ہوتا بولا تھا۔۔۔

آپکی ماما کو کہو کہ وہ بھی چلے۔۔۔

۔ نہیں تو پریشان ہوگی وہ صارم کو دیکھ کے بولا۔۔۔ اور اب بسمل کی

جان پہ بنی تھی وہ لے جائے گا وہ نہیں چھوڑے گا وہ اس کے بیٹے کو



چھین لے گا۔۔ دماغ ماؤف ہو گیا تھا سوچنے سمجھنے کی صلاحیت بسمل کی  
ختم ہو گئی تھی

پیارے ریڈرز میں نے ہمت کر کے آپ کے لیے اتنی لکھی ہے کوشش  
کرو گی آپ اپنا انتظار نا کراؤ کل بھی دے دوں لپی سوڈ اپنی دعاؤں میں یاد  
رکھیے گا شکریہ



تین دن ہو گئے تھے ہادی کو پتہ لگے اس نے پورا گھر سر پہ اٹھار کھا تھا  
صارم کے لیے شاپنگ کھلونے پتہ نہیں کیا کیا اسکو اپنے ساتھ سلانا  
اپنے ہاتھوں سے کھلانا اور صارم بھی بہت خوش تھا اسے بتا دیا تھا میں اپکا  
بابا ہوں

اور کچھ ٹائم کے لیے کام سے گیا تھا آؤٹ آف کنٹری۔۔۔  
اور ہادی جلد ہی آپنا کام بھی ختم کر رہا۔۔۔  
آج اسے آنے میں تھوڑی دیر ہو گئی تھی۔۔۔ رات کے گیارہ بج گئے  
تھے

صارم انتظار کر کر کے سو گیا تھا۔۔۔ بسمل کے سر میں درد رہنے لگا تھا وہ  
صارم کو لے جائے گا  
ایک یہی سب سوچ سوچ کر وہ ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔  
ابھی بھی سردی میں شال لپیٹے وہ باہر بیٹھی تھی جب ہادی کی گاڑی اندر  
آئی

ہادی نے ایک نظر اسے دیکھا اور چپ کر کے سائڈ سے جانے لگا۔۔۔  
اور بسمل ایک دم ہادی کے سامنے آئی۔۔۔

اس سے پہلے وہ کچھ بولتی ہادی بول پڑا۔۔۔ صارم کی تیاری کر لو میرا کام ختم ہو گیا ہے وہ اور تم ساتھ چلو گے میرے۔۔۔  
میں کہیں نہیں جاؤ گی اور نا ہی صارم۔۔۔  
وہ گھورتے ہوئے بولی۔۔۔

وہ میرا بیٹا ہے اسے میں کبھی نہیں چھوڑ کے جاؤ گا۔۔۔  
میرا بھی بیٹا ہے پیدا کیا ہے میں نے اس کو میں نہیں جانے دوں گی اسے  
۔۔۔

وہ میرے ساتھ جائے گا صارم غصے سے بولا۔۔۔ اگر تم نے ساتھ چلنا ہے تو ٹھیک نہیں تو پھر تم یہاں اکیلی رہ سکتی ہو میں اسے لے جاؤ گا  
۔۔۔

یہ بات سنتے ہی بسمل کی جان نکل گئی کیوں کر رہے ہیں ایسا وہ ایک دم سے ڈھل گئی۔۔۔

کیوں کے صارم میرا خون ہے اور میں اسے یہاں نہیں چھوڑ سکتا  
اگر تم نے چلنا ہے تو ٹھیک نہیں تو پھر تمہاری مرضی ہے۔۔۔  
ہادی کہہ کے سائڈ سے ہو کے نکل گیا۔۔

اور وہ کھڑی منہ دیکھتا رہ گئی۔۔۔

ہادی کو پتہ تھا وہ پیار سے کہے گا وہ کبھی نہیں مانے گی بے شک وہ صارم  
سے محبت کرتا تھا

پر بسمل سے بھی بہت کرتا تھا اور اسکو ساتھ لے جانے کا اور کوئی ذریعہ  
نہیں۔ تھا

کیونکہ وہ کبھی نہیں مانتی اور صارم کو وہ چھوڑے گی نہیں  
مجبوراً چلے گی ساتھ وہاں جا کے وہ جب سب کے ساتھ رہے گی تو وقت  
کے ساتھ اسے منالے گا

ماما ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔۔ صارم نے معصومیت سے پوچھا۔۔  
بابا کے ساتھ جا رہے ہیں۔۔۔ ہم وہیں رہیں گے۔۔۔  
ہاں بیٹا اب آپ میرے ساتھ ہی رہو گے۔۔ وہاں پر آپ کی بڑی دادی  
چھوٹی دادی پھوپھو بڑے بابا سب ہیں۔۔۔  
آپ سے ملے گے تو سب مل کے خوش ہونگے۔۔۔ ہادی کمرے میں  
آ کے صارم کو گود میں اٹھا کے بولا۔  
بسمل چپ کر کے ایک نظر ہادی کو دیکھ کر پیننگ میں لگی تھی  
۔۔۔ وہ صارم کے بغیر ایک پل نہیں رہ سکتی تھی اس لیے چپ کر کے  
تیار کر رہی تھی۔۔۔

ارے کس لیے ہادی نے یہ اتنا انتظام کر دیا ہے۔۔ احمد سے بی جان پوچھ  
رہی تھی۔۔۔

پتہ نہیں بی جان مجھے بس آڈر دیا ہے گھر کو اچھے سے سجانا ہے پھولوں  
سے غباروں سے کسی بچے کی سا لگرہ ہے کیا  
سب بی جان مجھے کیا پتہ۔۔۔

پر جو بھی ہے بی جان بہت عرصے بعد میں نے اسے اتنا خوش دیکھا ہے  
بس اتنا کہہ رہا تھا کہ سب کے لیے سر پر اترے۔۔۔  
میں منع نہیں کر سکا نا میں نے پوچھا اتنے عرصے بعد تو میرا بھائی ہس  
کے مسکرا کے کہہ رہا تھا  
احمد بی جان کے قریب بیٹھتا بولا

سب کو تجسس تھا آخر کیا بات ہے ہادی نے ایسا کیوں کرنے کو کہا ہے

---



جہاز اپنی اڑان بھرچکا تھا تینوں لاہور آرہے تھے ساری حویلی کو سجاد یا گیا  
تھا شام کے وقت انہوں نے پہنچ جانا تھا۔۔۔ ڈرائیور گاڑی لے کر  
ایئرپورٹ تھا۔۔

صارم ہادی سے لگا تھا۔۔۔ بسمل چپ تھی۔۔۔ گاڑی حویلی میں داخل  
ہوئی تو سب بے صبری سے انتظار کر رہے تھے۔۔۔

کے آخر کیا سر پر اترے۔۔۔  
پورا گھر جگمگ کر رہا تھا تبھی ہادی کے ساتھ ایک لڑکی اور ایک بچہ اترا  
سب نے حیرانی سے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔

بی جان جلدی سے ہادی بھاگا ہوا انکے گلے لگا۔  
اتنا خوش میرا بچہ اس قدر بد سے بچائے وہ ہادی کو اتنے عرصے کے بعد  
اتنا خوش دیکھ کے اس کی بلائیں اتار رہی تھی۔۔

۔ سب لوگ حال میں موجود تھے۔۔۔ مجھے آپ لوگوں سے کچھ کہنا ہے۔۔۔

چار سال پہلے مجھے یونیورسٹی میں ایک لڑکی پسند آئی تھی اور اس سے میرا نکاح ہوا تھا چانک جس کے لیے میں آپ لوگوں کو اطلاع نہیں دے سکا تھا۔۔۔

مجھے لگا تھا آپ لوگوں کو بتادوں گا اس سے پہلے ہی ایک حادثہ ہوا اور ہم الگ ہو گئے۔۔۔

پر اب جب میں چار سال کے بعد دوبارہ گیا ہوں تو مجھے یقین نہیں تھا ایسا بھی ہو گا راجپوت فیملی کا فرد۔ میرا بیٹا صارم وہاں تھا۔۔۔  
سب کا ایک دم منہ کھولا کا کھولا رہ گیا۔۔۔ میری غلطی ہے جو بھی ہوا ہے۔۔۔

میں اپنی غلطی پہ شرمندہ ہوں وہ بسمل کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

اور صارم کو اٹھا کے بی جان کے پاس لے آیا یہ آپکے پوتے کا بیٹا ہے  
آپکے ہادی کا بیٹا۔۔۔ سب یہ بات سنتے ہی اس پر ٹوٹ پڑے تھے۔۔۔

سب کی خوشی کی انتہا نہیں تھی ہر کوئی اپنی طرف کھینچ رہا تھا۔۔۔  
ہادی بی جان کے پاس گیا۔ وہ مجھ سے آج بھی ناراض ہے آپ پلیز بات  
کریں آپکی بات نہیں ٹالے گی۔۔۔  
بی جان نے دور کھڑی بسمل کو دیکھا پھر آہستہ آہستہ ہادی کا سہارا لے کر  
بسمل تک پہنچی تھی۔۔۔

میرا بچہ کسی وقت پہ اتنا ہنس مکھ تھا۔۔۔ چار سال سے میں نے کوئی دعا  
صدقہ نہیں چھوڑا تھا کہ اس کی خوشی واپس لوٹ آئے۔۔۔  
اس نے جو بھی غلطی کی ہے اس کی معافی میں مانگتی ہوں۔۔۔

وہ اپنے ہاتھ آگے کرنے لگی تبھی بسمل نے پکڑ لیے یہ کیا کر رہی ہیں

---

ایسا نا کریں۔۔۔ چار سال کے بعد آج میں نے اسے خوش دیکھا ہے بیٹا

---

غلطی بھی انسان سے ہوتی ہے اور معاف بھی انسان کرتا ہے۔۔۔

بسمل نے چپ کر کے اپنا منہ نیچے کر لیا سب سے خوشی خوشی ملی بات کی  
پر ہادی سے ابھی بھی نہیں بولی تھی۔۔۔ کھانا کھا یادیر رات تک باتیں  
کرتے رہے۔۔۔

پھر اپنے کمرے میں آگئے۔۔۔

ہادی کمرے میں آیا تو بسمل صارم کو سلا رہی تھی وہ تھک گیا تھا۔۔۔ اور  
لیٹتے ہی سو گیا تھا۔۔۔۔

وہ چپ کر کے اٹھی اور اپنا تکیہ اٹھا کے صوفے پر جانے لگی ہادی نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔۔

اور اسکے سامنے آیا۔۔۔

میں جانتا ہوں میں اپنی غلطی کی معافی کے قابل نہیں ہوں  
اکیلا چھوڑا تمہیں ایک بار بھی نہیں پلٹ کے دیکھا۔۔۔۔ پر میں شرمندہ  
تھا بسمل۔۔۔

میں چاہتا تو تمہیں چھوڑ کے آسکتا تھا۔۔۔۔  
پر مجھے تمہیں یہاں لانا تھا۔۔۔۔ اپنی غلطی کا ازالہ کرو گا ایک بار معاف  
تو کر دو۔۔۔۔

مجھے پتہ تھا تم صارم کی وجہ سے مجبور ہو کے آؤ گی۔۔۔۔

پلیز میں شرمندہ ہوں میں ہر دکھ ہر تکلیف کے زخم کو بھر دوں گا ایک بار موقع دے دو پلیز وہ اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لے کر اسکی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔۔۔

اور وہ اپنے آنسوؤں پہ ضبط نہیں رکھ سکی اور رو پڑی۔۔۔ اور ہادی نے اسے خود سے لگا لیا۔۔۔

میں بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔ میری غلطی معافی کے قابل نہیں ہے۔۔۔ بسل آئی لو یو سوچ۔۔۔ دونوں ایک دوسرے کی باہوں میں سمٹے تھے۔۔۔ اور ملنے کی خوشی اور نکچھڑنے دکھ دونوں ایک دوسرے میں سمیٹ رہے تھے۔۔۔

زندگی پوری ہو گئی تھی بسل نے معاف کر دیا تھا

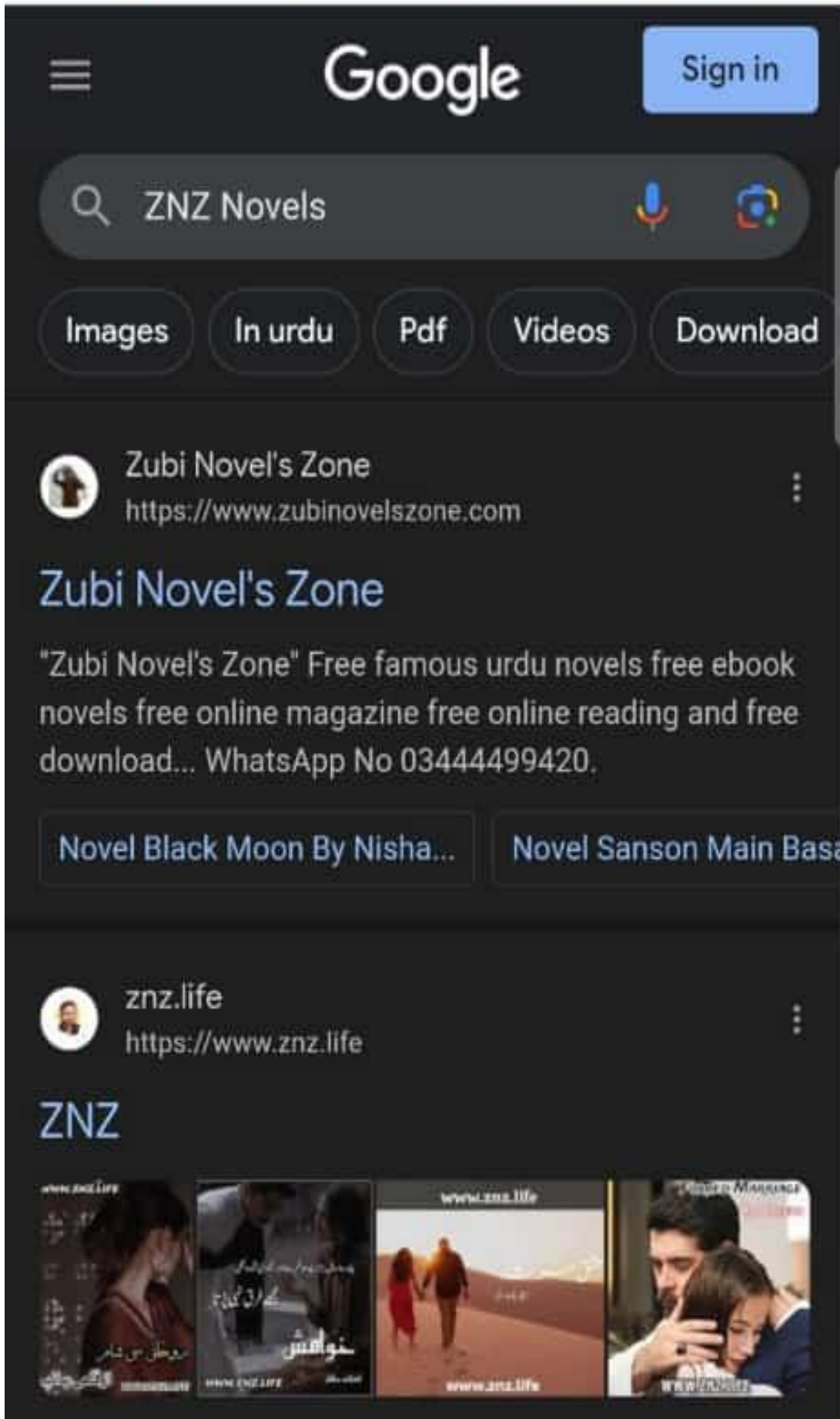


اس نے صارم کو دیکھا تھا کہ باپ کے بغیر زندگی ادھوری ہے کیسے وہ خوش ہے وہیں ہادی کی خوشی الگ تھی اسکا خون اسکی جان اس میں بسی تھی۔۔۔ بسمل کو پتہ تھا ناماں کے بغیر زندگی ہے ناباپ کے بغیر۔۔۔ اس لیے اس نے ہادی کو معاف کر دیا۔۔۔



اگر آپ ناول پڑھنے کے شوقین ہیں تو ہم آپ کے لئے لائے ہیں دنیا کا سب سے بڑا ناولز کا مشہور ویب سائٹ جہاں سے آپ دنیا جہاں کے مزے کے ناولز پڑھ اور ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہیں جو ناولز آپ کو کبھی کسی اور ویب سائٹ سے نہیں ملے گے

**ZUBINOVELSZONE.COM**  **ZNZ.LIFE**



تو دیر کس بات کی ابھی گوگل پر  
جائے اور ٹائپ کریں

**ZNZ NOVELS**

ٹوپ پر دو ویب سائٹ آجائے  
گے جسکی سکرین شاٹ آپ  
سامنے دیکھ سکتے ہیں کوئی بھی  
ایک سائٹ وزٹ کریں اور  
اپنے پسند کا ناول سرچ کر کے  
باسانی ڈاؤنلوڈ کر کے پڑھ لیں  
مزید کے لئے رابطہ کریں

**0344 4499420**

Click On The Link Above To Read More Novels /  /  [0344 4499420](https://www.zubinovelszone.com/)

<https://www.zubinovelszone.com/>

For Free Ebook Novels Link

[https://heylink.me/ZUBI\\_NOVELS\\_ZONE](https://heylink.me/ZUBI_NOVELS_ZONE)

! اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا  
تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

<https://www.zubinovelzone.com>

<https://www.znzlibrary.com/>

<https://www.znz.today>

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

[ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM](mailto:ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں  
وہاں پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

[0344 4499420](https://www.facebook.com/zubairkhanafri2020)

<https://www.facebook.com/zubairkhanafri2020>

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

<https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone>

WhatsApp Channel Link

[Channel Join Now](#)

Click On The Link Above To Read More Novels / [🔗](#) / [✉](#) [0344 4499420](https://www.zubinovelzone.com/)

<https://www.zubinovelzone.com/>